حالتِ نزع میں ایمان قبول کرنا معتبر ہے یا نہیں؟

مجیب: مولانا عابد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1132

تاریخ اجراء: 20 جمادی الاول 1445ھ / 05 دسمبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا حالتِ غرغرہ یعنی جب بندہ نزع کی حالت میں پہنچ جائے اور اس وقت ایمان قبول کرے، تو اس کا ایمان قبول کرنا مانا جائے گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حالتِ غرغرہ یعنی جب بندے کی روح نکل کر حلق تک پہنچ جائے اور اسے اپنی موت کا یقین ہو جائے، اس وقت اگر کوئی کافر ایمان قبول کرتا ہے، تو اس کا ایمان مقبول نہیں کہ ایمان کا بالغیب ہونا ضروری ہے جبکہ اس مقام پر وہ غیب کا مشاہدہ کر چکا ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ فرعون نے جب سمندر میں ڈوبتے وقت ایمان لانا چاہا، تو اس کا ایمان لانا مقبولِ بارگاہ نہ ہوا۔ البتہ یہ بات واضح رہے کہ اس موقع پر اگر کوئی مسلمان شخص اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے، تو اس کی توبہ اس وقت بھی مقبول ہے۔ اللہ پاک ہمیں ایمان پر موت نصیب فرمائے۔

تفسیر روح البیان میں آیت کریمہ: ”فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا“ کے تحت ہے: ”لا یقبل الایمان حال الغرغرۃ“ یعنی حالتِ غرغرہ کا ایمان مقبول نہیں۔

اسی میں ہے: ”واما ایمان البأس بالیاء المثناۃ التحتیۃ وھو الایمان بعد مشاھدۃ احوال الآخرۃ ولا تکون الا عند الغرغرۃ ووقت نزع الروح من الجسد ففی کتب الفتاوی انہ غیر مقبول بخلاف توبۃ البأس فانھا مقبولۃ علی المختار“ یعنی عذاب اور آخرت کے معاملات کو دیکھ کر ایمان لانا جو کہ غرغرے کے وقت اور روح کی جسم سے جدائی کے وقت ہوتا ہے تو اس کے متعلق کتب فتاوی ناطق ہیں کہ اس وقت کا ایمان لانا مقبول نہیں، ہاں مذہبِ مختار کے مطابق اس وقت کی توبہ ضرور مقبول ہے۔ (روح البیان، جلد 8، صفحہ 223، دار الفکر، بیروت)

مشکوۃ المصابیح میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”إن اللہ یقبل توبۃ العبد مالم یغرغر “یعنی اللہ پاک بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک وہ غرغرہ کو نہ پہنچے۔

(مشکوۃ المصابیح مع مرقاۃ المفاتیح، حدیث 2343، جلد 5، صفحہ 250، مطبوعہ: بیروت)

اس حدیث پاک کے تحت مرقاۃ المفاتیح میں ہے: ”أي مالم تبلغ الروح إلى الحلقوم يعني مالم يتيقن بالموت فإن التوبة بعد التيقن بالموت لم يعتد بها“یعنی جب تک اس کی روح حلق تک نہ پہنچ جائے یعنی جب تک اسے موت کا یقین نہ ہو جائے کیونکہ موت کا یقین ہو جانے کے بعد توبہ کسی شمار میں نہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، حدیث 2343، جلد 5، صفحہ 250۔251، مطبوعہ: بیروت)

مراٰۃ المناجیح میں ہے: ”نزع کی حالت کو جبکہ موت کے فرشتے نظر آجائیں غرغرہ کہتے ہیں، اس وقت کفر سے توبہ قبول نہیں کیونکہ ایمان کے لیے ایمان بالغیب ضروری ہے، اب غیب مشاہدہ میں آگیا، اسی لیے ڈوبتے وقت فرعون کی توبہ قبول نہ ہوئی، مگر گناہوں سے توبہ اس وقت بھی قبول ہے، اگر توبہ کا خیال آجائے اور الفاظ توبہ بن پڑیں۔ اسی لیے مرقات نے یہاں فرمایا کہ عبد سے مراد بندۂ کافر ہے کہ غرغرہ کے وقت اس کی توبہ قبول نہیں، رب تعالیٰ فرماتا ہے: حَتّٰۤى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْـٰٔنَ.. الخ بعض علماء نے فرمایا کہ ملک الموت ہر مرنے والے کو نظر آتے ہیں مومن ہو یا کافر، خیال رہے کہ قبض روح پاؤں کی طرف سے شروع ہوتا ہے تاکہ بندہ کی اس حالت میں دل وزبان چلتے رہیں گنہگار توبہ کرلیں کہا سنا معاف کرالیں۔ کوئی وصیت کرنی ہو تو کرلیں یہ بھی خیال رہے کہ غرغرہ کے وقت گناہوں سے توبہ کے معنے ہیں گزشتہ گناہوں پر شرمندہ ہو جانا، اب آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد بے کار ہے کہ اب تو دنیا سے جا رہا ہے، گناہ کا وقت ہی نہ پاسکے گا، مگر یہ توبہ اس وقت کی قبول ہے کہ رب تعالیٰ غفار ہے۔“ (مراٰۃ المناجیح جلد 3، صفحہ 365، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net